قرآنِ مجید بیتے ہوئے کل کے اَلۡقَصَصُ (واقعات) بیان کرتا ہے

قرآنِ مجید بیتے ہوئے کل اور آنے والے کل میں پنہاں کی خبر دیتا ہے، اور بیتے ہوئے کل کے اَلۡقَصَصُ (واقعات) بیان کرتا ہے۔عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حقائق بتائے اور کہا

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلۡقَصَصُ ٱلۡحَقُّۚ ''بیشک یہی مبنی بر حقیقت بیان ہے'' (آلِ عمران۔۶۲)

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ أَحۡسَنَ ٱلۡقَصَصِ بِمَآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ

''ہم آپ (ﷺ) کو ایک بہترین قصہ سناتے ہیں اس قرآنِ مجید میں جو ہم نے آپ (ﷺ) پر نازل کیا ہے'' (حوالہ سورۃ یوسف۔۳)

اور قرآنِ مجید میں اَلۡقَصَصُ بیان کرنے کا مقصد بتایا

فَٱقۡصُصِ ٱلۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ ۝

''اس لئے یہ قصہ سنادے شاید وہ تفکر کریں'' (حوالہ الاعراف۔۱۷۶)

لَقَدۡ كَانَ فِي قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّأُوْلِي ٱلۡأَلۡبَٰبِۗ

''بیشک ان گزرے لوگوں کے قصوں میں غور وفکر کرنے، دانا و بینا لوگوں کیلئے عبرت، سبق ہے'' (حوالہ سورۃ یوسف۔۱۱۱)

بیتے ہوئے کل کی خبر کی تصدیق کی جاتی ہے۔ارشاد فرمایا

مَا كَانَ حَدِيثًا يُفۡتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصۡدِيقَ ٱلَّذِي بَيۡنَ يَدَيۡهِ

''یہ (قرآنِ مجید) کوئی گھڑی ہوئی حدیث (معنی بات، کہانی) نہیں بلکہ اس کی جو اس کے سامنے ہے تصدیق ہے'' (حوالہ سورۃ یوسف۔۱۱۱)

عربی زبان میں اَلۡقَصَصِ یعنی قصے کے معنی کہانی نہیں ہیں۔ اَلۡقَصَصِ کا مادہ ''ق ص ص'' ہے اور معنی کسی کے پیچھے پیچھے اس کے نقوش قدم پر چلنا ہیں۔ فَٱرۡتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا 'پھر وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر وہاں لوٹے' (حوالہ الکہف۔۶۴)۔ابن فارس نے کہا ہے کہ اس کے بنیادی معنی کسی چیز کا پیچھا کرنے اور جستجو کے ہوتے ہیں۔ اَلۡقَصَصُ کے معنی خبر بتانا، اس پر مطلع کرنا ہیں جیسے سورۃ الاعراف کی آیت ۱۰۱ میں بتایا تِلۡكَ ٱلۡقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ أَنۢبَآئِهَاۚ ''یہ تھیں بستیاں جن کی خبروں میں سے کچھ ہم آپ (ﷺ) سے بیان کررہے ہیں''۔

قصہ واقعات کا بیان ہے، خبر ہے۔ خبر میں اہمیت اصل واقعات کا احاطہ کرنے کی ہوتی ہے جب کہ کہانی بنیادی طور پر کرداروں کے گرد گھومتی ہے۔ کہانیوں میں ناموں کی اہمیت سرفہرست ہوتی ہے لیکن خبر اور قصہ، یعنی واقعات کے بیان میں ناموں کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے کہ ان واقعات کی خبر دینے کا مقصود تذکیر وموعظت ہے، لطف وسرور نہیں۔ قرآنِ مجید میں حقیقت پر مبنی دوٹوک خبروں کو أَسَـٰطِيرُ یعنی کہانیاں قرار دینے والوں نے یہ کہا تھا:

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتُنَا قَالُوا۟ قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَـٰذَآ ۙ

''اور جب انہیں ہماری آیتیں سنائی جاتی تھیں تو انہوں نے کہا ''ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس کی مانند کہہ دیں''۔

وہ اپنے اس دعویٰ کی بنیاد یہ بتاتے تھے إِنْ هَـٰذَآ إِلَّآ أَسَـٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ۝ ''کہ یہ محض اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں'' (الانفال ۔۳۱)۔ ان کے اس جھوٹے دعویٰ نے ایک بات کو واضح کیا ہے کہ کہانیاں اور داستانیں بنانا مشکل اور پیچیدہ کام نہیں، کوئی بھی انہیں مرتب اور اختراع کرسکتا ہے۔ أَسَـٰطِيرُ کا مادہ ''س ط ر'' ہے اور ابن فارس نے کہا ہے کہ اس کے بنیادی معنی کسی شئے کے صف بند ہونے کے ہیں جیسے کتاب کی سطور اور درختوں کی قطار۔ اس سے اس کے معنی لکھنے کے آتے ہیں، کہانیاں۔ سطر کے معنی چھوٹی چھوٹی باتیں جمع کرنا (تاج)۔ أَسَـٰطِيرُ یعنی کہانیاں خبر کا درجہ نہیں پاسکتیں۔

مشہود واقعہ جو خبر کا سبب بنتا ہے وہ اس میں ملوث افراد کی حیثیت کو ثانوی بنا دیتا ہے اور خبر اس کے اسباب، عوامل اور اصل نتیجے، تعبیر کو اجاگر کرتی ہے کہ خبر کا مقصود تذکیر وموعظت ہے، لطف وسرور نہیں۔ ذہن کے پردے پر تصویریں ابھارنے والا مرئی انداز خبر میں جتنا کم ہوگا، خبر اپنے مقصود کو پانے کیلئے اتنی ہی اثر انگیز ہوگی۔ کہانی سے خبر اخذ نہیں کی جاسکتی لیکن کہانی اور داستان نویس خبر اور واقعہ سے لوگوں کیلئے کہانیاں ترتیب دیتے ہیں۔ کہانی بھی سبق آموز ہوسکتی ہے لیکن اس کی اصل غایت تفریح طبع ہے۔ خبر اور واقعہ میں کچھ قطع وبرید، کچھ اضافہ، مبالغہ اور مرئی اجسام، شبیہیں داخل کرنے اور کرداروں کو نام دینے سے جو شئے وجود میں آتی ہے وہ افسانہ، کہانی اور داستان ہے اور یہ سرعت سے لوگوں میں پھیلتی ہے کیونکہ خبر کے تذکیر وموعظت کے پہلو کو دباتے ہوئے مختلف انداز کے لطف وسرور کے سامانِ تسکین انسان کیلئے مہیا کرتی ہے۔

ٱلْقَصَصُ یعنی واقعات، وقوع پذیر ہوئے واقعہ کی خبر کی ''تفسیر'' نہیں کی جاسکتی۔ بیان کردہ واقعہ میں اگر ہم تفسیر کے نام پر ناموں اور مزید واقعات کا اضافہ کریں گے تو درحقیقت اس واقعہ کی ''تفسیر'' بیان نہیں کررہے بلکہ ٱلْقَصَصُ کو بنیاد بنا کر اس کے گرد ایک کہانی کو جنم دے رہے ہیں۔ واقعہ کی تفصیلات صرف وہ بیان کرسکتا ہے جو اس پر گواہ، شاہد ہے۔ جو واقعہ کا گواہ نہیں اگر واقعہ کے گواہ کے بیان سے ماوراء تفصیلات اور واقعات بیان کرتا ہے تو وہ اس کے اپنے ذہن اور تخیل کی پرواز، اختراع ہے جس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں اور بدترین جھوٹ ہے۔